وَاعِظُ الْجُمُعَۃ
تعلیماتِ غوثِ اعظم
کی عصری جہات
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

تعلیماتِ غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی عصری جہات

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

تعلیماتِ غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی عصری جہات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقام ومرتبہ

برادرانِ اسلام! حضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو "غوثیتِ کُبریٰ" جیسے بلند مقام ومرتبہ اور شان وعظمت سے نواز ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اجلّ ساداتِ کرام سے ہیں، والد ماجد حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسنی، اور والدہ محترمہ کی طرف سے حسینی سیّد ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۴۷۰ یا ۴۷۱ھ میں، رمضان شریف کے مبارک مہینے میں بغداد شریف کے قریب دریائے دجلہ کے کنارے، ایک قصبہ "جیلان" میں

پیدا ہوئے[1]۔ زُہد و تقوی اور علم و عمل میں بعطائے الٰہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو کمال حاصل تھا، کئی عشروں تک درس و تدریس کے ذریعے تشنگانِ علم کی سیرابی کا ساماں کرتے رہے، چالیس ۴۰ سال تک مسلسل وعظ و نصیحت کے ذریعے مخلوقِ خدا کی رَہنمائی کا فریضہ بھی انجام دیا[2]۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تبلیغ اور دعوتِ فکر سے متاثر ہوکر پانچ سو ۵۰۰ سے زائد یہود و نصاری نے دینِ اسلام قبول کیا، اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فُسّاق و فجّار، فسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی"[3]۔

ظاہری و باطنی علوم میں مہارت کے اعتبار سے سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کوئی ثانی نہ تھا، یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے علماء و صالحین اور علمِ دین کے متلاشی طلباء، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے زانوئے تلمُّذ طے کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ امام مُوفق الدّین بن قُدامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "ہم ۵۶۱ ہجری میں بغداد شریف گئے تو دیکھا کہ شیخ سیّد عبد القادر جیلانی قدّس سرّہٗ اُن لوگوں میں سے ہیں، جنہیں وہاں پر علم و عمل اور حال (رُوحانیت) و فتویٰ نویسی کی بادشاہت دی گئی ہے، کوئی طالبِ علم یہاں کے علاوہ کسی اَور جگہ کا ارادہ اس لیے نہیں کرتا؛ کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں تمام علوم جمع ہیں، اور جو آپ سے علم حاصل کرتے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ ان تمام طلبہ کے

---

(۱) "بهجة الأسرار" ذكر نسبه وصفته رضي الله تعالى عنه، صـ۱۷۱.

(۲) المرجع نفسه، ذكر وعظه رضي الله تعالى عنه، صـ۱۸۳، ۱۸٤.

(۳) المرجع السابق، صـ۱۸٤.

پڑھانے میں صبر فرماتے، آپ کا سینہ فراخ تھا، آپ سَیر چشم تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ میں اَوصافِ جمیلہ اور اَحوالِ عزیزہ جمع فرما دیے تھے"[1]۔

سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف ۹ ربیع الآخر ۵۶۱ ہجری میں ہوا، بوقتِ انتقال آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر شریف تقریبًا نوّے ۹۰ برس تھی"[2]، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف بغداد میں واقع ہے، جو زیارت گاہِ ہر خاص وعام ہے۔

تعلیماتِ سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اہمیت وضرورت

عزیزانِ محترم! اَخلاقی اَقدار کے اعتبار سے ہمارا مُعاشرہ آج جتنی پستی اور زبوں حالی کا شکار ہے، ماضی میں اس کی مثال نہیں ملتی، بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ اَخلاقیات کا جنازہ نکل چکا ہے تو شاید بے جا نہ ہوگا، آج باہمی پیار محبت، اِیثار واِخلاص کی جگہ، نفرت وکُدورت، خود غرضی ومفاد پرستی اور لالچ وحرص جیسی مُعاشرتی برائیاں ہمارے اندر عام ہو چکی ہیں، کوئی کسی کے لیے قربانی دینے یا احساس کرنے کے لیے تیار نہیں، حُبِ دنیا اور حُبِ جاہ کا فتور ہمارے دماغوں میں سما چکا ہے، اپنا مفاد دیکھے بغیر کوئی کسی کی مدد کو تیار نہیں، رِضائے الٰہی کے حصول کا جذبہ اب ثانوی حیثیت اختیار کر چکا ہے، ہر طرف مادّہ پرستی کا دَور دَورہ ہے، ایسے دِگرگوں حالات میں حضور سیّدنا غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اَخلاقی، رُوحانی اور مذہبی تعلیمات بڑی

---

(١) "بهجة الأسرار" ذكر علمه وتسمية بعض شيوخه رضي الله تعالى عنه، صـ٢٢٥، ٢٢٦.

(٢) "ذيل طبقات الحنابلة" إسماعيل بن أبي طاهر بن الزبير الجيلي، ٢/ ٢٠٦.

اہمیت کی حامل ہیں، جس طرح آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے وعظ و نصیحت اور تعلیمات سے شہرِ بغداد میں ٹوٹ پھوٹ کے شکار، اور اَخلاقی اَقدار سے محروم مُعاشرے کو صراطِ مستقیم پر چلایا، مُعاشرتی بگاڑ ختم کیا، اور دین وملّت کا اِحیاء کیا، بالکل اسی طرح آج بھی اگر ہم تعلیماتِ غوثِ اعظم پر عمل پیرا ہو جائیں، اور انہیں اپنے لیے مشعلِ راہ بنا لیں، تو عالمِ اسلام اپنی تمام محرومیوں سے نَجات حاصل کر سکتا ہے، اور عصرِ حاضر میں کفّار و مشرکین کی دینِ اسلام کے خلاف تمام سازشوں کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے!۔

لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری نوجوان نسل دینی درسگاہوں اور ایسی خانقاہوں سے اپنے تعلق کو مضبوط کرلے، علماء وصالحین اور اولیائے کاملین کی صحبت اختیار کرے، حضور سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی کی سیرتِ طیّبہ کا مطالعہ کرے، اور ان کی تعلیمات کے مطابق اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پانے کی کوشش کرے، فرائض وواجبات کی پابندی کرے، اتّباعِ شریعت کرے، ہر کام میں اللہ ورسول کی رضا کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھے، اپنے دل میں اِیثار واِخلاص اور قربانی کے جذبات پروان چڑھائے، اور خود غرضی، مفاد پرستی اور لالچ وحرص سے نَجات حاصل کرے۔

تعلیماتِ غوثِ اعظم سے رُوگردانی کا نقصان

عزیزانِ مَن! نہایت بدقسمتی سے کہنا پڑتا ہے، کہ آج ہماری اکثریت سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بارے میں "گیارہویں والے پیر" سے زیادہ کچھ نہیں جانتی، وہ ہر ماہ گیارہویں شریف کا ختم دلاکر یہ سمجھتے ہیں کہ حقِ عقیدت ادا ہوگیا، انہوں نے کبھی اس بات کی زحمت گوارہ نہیں کی کہ کبھی حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی سیرتِ طیّبہ کا مطالعہ کریں، ان

کی دینی خدمات کے بارے میں جانیں، اور ان کی تعلیمات سے آگاہی حاصل کر کے ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

ہمارے لوگ اپنے آستانوں پر "سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ" کا اسمِ گرامی تو بڑے شوق اور عقیدت سے لکھواتے ہیں، بعض اپنی مساجد و مدارس کے نام بھی سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کی نسبت سے "جامع مسجد غوثیہ" یا "دار العلوم غوثیہ" وغیرہ رکھتے ہیں، یہ ایک اچھی بات ہے، لیکن قابلِ اعتراض پہلو یہ ہے کہ وہ اپنے مریدوں اور شاگردوں کو سیّدنا غوثِ اعظم کی تعلیمات سے آگاہ کیوں نہیں کرتے؟! اپنی مساجد و مدارس میں ان کی کتب سے درسِ تصوّف کیوں نہیں دیتے؟! سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کی کوئی کتاب شاملِ نصاب کر کے ان کی رُوحانی واَخلاقی تربیت کا اہتمام کیوں نہیں کرتے؟! ہمیں سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارا یہ فعل حضرت سے عقیدت کے مُنافی نہیں؟! کیا ہم واقعی سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ماننے والے ہیں؟! ہم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے کیسے پیرو کار یا مرید ہیں جو اپنے "بڑے پیر صاحب" کے ارشادات و تعلیمات سے ہی آگاہ نہیں!۔

میرے محترم بھائیو! سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات سے عدمِ اِلتفات اور رُوگردانی کا نتیجہ ونقصان یہ ہے، کہ آج فاسق وفاجر لوگوں نے "تصوّف وطریقت" کو بطورِ دھندہ اپنا لیا ہے، گلی گلی آستانے کھل چکے ہیں، ان جعلی پیروں کو نماز روزہ سے کوئی سرو کار نہیں، چہرے سے سنّتِ رسول بھی غائب ہے، "نعرۂ حیدری" اور "نعرۂ غوثیہ" کی آڑ میں اپنی دکان چمکائے بیٹھے ہیں، مرد وزَن کا اختلاط عام ہے، غیر شرعی اُمور کا سرِعام ارتکاب کیا جارہا ہے، لیکن کوئی روکنے ٹوکنے اور پوچھنے والا نہیں!۔

یقین جانیے! اگر ہم نے حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تعلیمات کو عام کیا ہوتا، تو ایسے لوگوں کو آج عوام خود ہی مسترد کر دیتی، ان کی دکان کھلنے سے پہلے ہی بند ہو جاتی! لیکن صد افسوس کہ ہم لوگوں نے اپنی ساری توجہ "گیارہویں شریف کا ختم" دلانے اور "لنگرِ غوثیہ" کھانے کھلانے پر مبذول رکھی، جبکہ تعلیماتِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو یکسر فراموش کر بیٹھے، اور اس کوتاہی کے باعث ہونے والا نقصان آج ساری امت بُھگت رہی ہے۔ دو ۲ نمبر قسم کے جعلی پیر کس طرح غیر محرم عورتوں کو گلے سے لگاتے، بوس و کنار کرتے، ناچتے نچاتے اور گاتے ہیں، اس طرح کی ویڈیوز (Videos) آئے روز ٹی وی چینلز (TV Channels) اور سوشل میڈیا (Social Media) کی زینت بنتی رہتی ہیں، اب یہ ہمارے علمائے دین کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو اپنی تقریر اور وعظ و نصیحت کے ذریعے ان جعلی پیروں، فقیروں اور چرسیوں، ملنگوں سے نَجات دلائیں، اور حضور شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تعلیمات سے آگاہ کریں!۔

تعلیماتِ سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی کی عصری جہات

حضراتِ گرامی قدر! غوثِ صمدانی، قطبِ ربّانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اس دنیا سے پردہ فرمائے تقریبًا پونے نو سو سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے، لیکن اس کے باوُجود آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی رُوحانی، اَخلاقی اور مذہبی تعلیمات کی اہمیت اس نفسا نفسی اور مادّہ پرستی کے دَور میں آج بھی جُوں کی توں برقرار ہے، عصری جہات اور اپنی اہمیت واِفادیت کے اعتبار سے سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی کی چند تعلیمات حسبِ ذیل ہیں:

حصولِ علمِ دین کے بغیر خلوَت نشینی کی ممانعت

حضراتِ ذی وقار! نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ پیری فقیری کو بطورِ دھندہ اپنانے والے نااہل لوگوں کی تعداد، روز بروز بڑھتی چلی جارہی ہے، جسے کوئی کام دھندہ نہیں ملتا وہ عورتوں کی طرح لمبے لمبے بال رکھ کر اور گلے میں تسبیح ڈال کر، ایک دو ۲ چلّے کاٹتے ہیں، اور پھر جعلی پیر بن کر عوام کو بے وقوف بناتے رہتے ہیں، یہ انتہائی مذموم امر ہے، لہذا برائے مہربانی صرف اہلِ علم اور باعمل لوگوں کا دامن تھامیں، اور فُسّاق وفُجّار سے بچ کر رہیں!!۔

یاد رکھیے! جو شخص اعلانیہ گناہ کرتا ہو، یا علمِ دین سے نابلد ہو، وہ پیر بننے کا ہرگز اہل نہیں، لہذا جو شخص راہِ تصوّف کا مسافر بننا چاہتا ہے، اور اس کی پیچیدہ گتھیوں کو سلجھانا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ سب سے پہلے علمِ دین حاصل کرے، اَحکامِ شریعت کو اپنی ذات پر نافذ کرے، پھر اس کے بعد اس پُرخار راہ پر اپنے سفر کا آغاز کرے!۔

عصرِ حاضر میں حصولِ علمِ دین کے بغیر شارٹ کٹ (Short Cut) طریقے سے پیر بننے، اور ایک دو ۲ چلّے کاٹ کر ولایت کا دعوی کرنے والوں کے لیے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے صدیوں پہلے ارشاد فرمایا کہ "(پہلے) فقہ سیکھو، اس کے بعد خَلوَت نشیں ہو! جو بغیر علم کے اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ جتنا سنوارے گا اس سے زیادہ بگاڑے گا، لہذا اپنے ساتھ شریعت کی شمع لے لو!"[1]۔ حضور غوثِ اعظم

---

(۱) "بہجة الأسرار" ذکر فصول من کلامه مرصّعاً بشيء ...إلخ، صـ١٠٦.

رحمۃ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان عصری جہت اور اِفادیت کے اعتبار سے، آج بھی اسی طرح اہمیت کا حامل ہے جیسے صدیوں پہلے تھا۔

اتّباعِ شریعت کی تاکید

حضرات گرامی قدر! آج کل کے دو۲ نمبر پیروں اور جاہل مریدوں نے خواہشاتِ نفس کی تکمیل کا نام دین سمجھ لیا ہے، جہاں ایک طرف جعلی اور ماڈرن پیر، نوجوان مریدنیوں کو بغل میں لے کر ڈانس کرتے، سوئمنگ پول (Swimming Pool) میں نہاتے، اور موسیقی کی محافل سجا کر اپنے مریدوں کے لیے انٹرٹینمنٹ (Entertainment) کا ساماں کرتے ہیں، وہیں دوسری طرف جاہل مرید بھی ایسے پیروں کی تلاش میں سرگرداں دکھائی دیتے ہیں، جو نماز روزہ کے مُعاملے میں زیادہ سختی نہ برتیں، اور چہرے پر داڑھی سجانے کو نہ کہیں!۔

ایسوں کو شریعتِ مطہّرہ کے اَحکام اور اس کی حُدود کی پاسداری سے متعلق، حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو تنبیہ فرمائی، وہ آج بھی اسی طرح قابلِ عمل اور عصری تقاضوں کے عین مُطابق ہے۔ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ "شریعتِ پاکیزہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درختِ دینِ اسلام کا پھل ہے، شریعت وہ آفتاب ہے جس کی چمک سے تمام جہاں کی اندھیریاں جگمگا اٹھیں، شریعت کی پیروی دونوں جہاں کی

سعادت بخشتی ہے، خبردار! اس کے دائرہ سے باہر نہ جانا، خبردار! اہلِ شریعت کی جماعت سے جدا نہ ہونا"[1]۔

سُنن و مستحبات پر فرائض وواجبات کو ترجیح

عزیزانِ مَن! آج کل ہم لوگ فرائض وواجبات میں غفلت وسستی کا مُظاہرہ کرتے ہیں، جبکہ سُنن ونوافل اور مستحبات کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ بارہا دیکھنے میں آیا کہ اگر کہیں محفلِ نعت، دینی جلسہ، پروگرام یا کسی ریلی وغیرہ کا انعقاد ہو رہا ہو، تو اس کے منتظمین یا شرکاء اس کے انتظام وانصرام اور شرکت کے لیے اس قدر پُرجوش ہوتے ہیں، کہ نماز تک کو بھول جاتے ہیں، یہ انتہائی مذموم اَمر ہے، ایسا کرنے کی شرعًا ہرگز اجازت نہیں۔

سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک زندگی بھر اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کو فرائض وواجبات کی پابندی، اور انہیں ہر عمل پر ترجیح دینے کا درس دیتے رہے، عصری جہت کے اعتبار سے آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ایسی تعلیمات اب پہلے سے کہیں زیادہ اہمیت اختیار کر چکی ہیں، محبوبِ سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "مؤمن کو چاہیے کہ سب سے پہلے فرائض ادا کرے، اور ان سے فراغت کے بعد سنّتوں پر توجہ دے، پھر نوافل اور فضائل میں مصروف ہو، فرائض کی تکمیل کے بغیر سنّتوں میں مشغول ہونا حَماقت ونادانی ہے، اگر کوئی شخص ادائے فرض کے بجائے سُنن ونوافل میں مشغول ہوا، تو وہ ہرگز قبول نہ کیے جائیں گے، اس کی مثال اس شخص

---

(۱) المرجع نفسہ، صـ۹۹.

کی طرح ہے، جسے بادشاہ اپنی خدمت کے لیے بلائے، یہ وہاں تو حاضر نہ ہو اور بادشاہ کے غلام کی خدمتگاری میں موجود رہے"[1]۔

خواہشاتِ نفس کی مخالفت

عزیزانِ محترم! عصرِ حاضر میں پنپنے والی مُعاشرتی برائیوں میں سے ایک برائی یہ بھی ہے، کہ لوگ ایک دوسرے کے دینی مقام ومنصب کا لحاظ کیے بغیر، معمولی سی بات پر باہم جانی دشمن بن جاتے ہیں، اپنی نفسانی خوشی کی خاطر زندگی بھر اپنے مخالف کو نیچا دکھانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں، ہمارے قبائلی علاقوں میں ایسی دشمنیاں خاندانوں کے خاندان نگل گئیں، لیکن نفس کی تسکین کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا، ہمیں چاہیے کہ عفو ودرگذر سے کام لیں، حد سے نہ گزریں اور شرعی اَحکام کو ملحوظِ خاطر رکھیں، کسی کا کتنا ہی بڑا جرم کیوں نہ ہو، اُسے شریعت کی کسوٹی پر رکھ کر فیصلہ کریں، اور نفس کے غلام ہرگز نہ بنیں!!۔

حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالی علیہ خواہشاتِ نفس کی مخالفت کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "جب تُو اپنے دل میں کسی کی دشمنی یا محبت پائے، تو اس کے کاموں کو قرآن وسنّت پر پیش کر، اگر ان میں پسندیدہ ہوں تو اس سے محبت رکھ، اور اگر ناپسند ہوں تو کراہت کر؛ تاکہ اپنی خواہش سے نہ کوئی دوست رکھے نہ دشمن، ارشادِ باری

---

(۱) "فتوح الغيب" المقالة ٤٨ فيما ينبغي للمؤمن أن يشتغل به، صـ١١٣.

تعالی ہے: ﴿وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾[1] "خواہش کے پیچھے نہ جانا؛ کہ تجھے اللہ عزّوجلّ کی راہ سے بہکا دے گی!"[2]۔

غرور وتکبر اور خود ستائشی سے پرہیز کی تلقین

میرے محترم بھائیو! موجودہ دَور میں غرور وتکبر اور خود ستائشی کا مرض بہت عام ہے، مال ودَولت اور منصب کے اعتبار سے جو تاجر، سیاستدان، عالمِ دین، وکیل، یا صحافی اور پیر وغیرہ چند دنیاوی کامیابیاں سمیٹ لیتا ہے، وہ پھولے نہیں سماتا، وہ خیال کرتا ہے کہ یہ سب کچھ اس نے اپنی سوجھ بوجھ اور طاقت کے بل بوتے پر حاصل کیا ہے۔ اگر وہ فلاح وبہبود پر مشتمل کوئی نیک کام کرلے، یا کسی فورم (Forum) پر اسے لیکچر (Lecture) وتقریر کے لیے مدعو کرلیا جائے، تو اُس کے غرور وتکبّر کی کوئی انتہاء نہیں رہتی، اپنے منہ سے اپنی ہی تعریفوں کے وہ پُل باندھتے ہیں کہ اللہ کی پناہ!!۔

شہنشاہِ بغداد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایسوں کو غرور وتکبّر اور خود ستائشی سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ "جب تم تمام اشیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانو، اور سمجھو کہ نیک کام کرنے کی توفیق وہی دیتا ہے، اور نفس کا اس سے کچھ بھی لگاؤ نہ رکھو، تو تم اس عُجب وغرور سے بچ جاؤ گے"[3]۔

---

(١) پ٢٣، صٓ: ٢٥.

(٢) "الطبقات الكبرى" ومنهم أبو صالح سيِّدي ...إلخ، الجزء ١، صـ١٣١.

(٣) "قلائد الجواهر" صـ٢٩.

اپنی غربت واِفلاس کا کسی پر اظہار نہ کرو

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! یہ دنیا آزمائش گاہ ہے، اللہ رب العالمین کی طرف سے آزمائش کے مختلف طریقے ہیں، کسی کو زیادہ مال ودَولت دے کر آزمایا جارہا ہے، تو کسی کو بھوک، غربت اور تنگی واِفلاس کے ذریعے۔ اللہ کے نیک بندے ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہتے اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں، لیکن بعضوں کو دیکھا گیا ہے کہ معمولی سی مشکل آنے پر دوہائیاں دینا شروع کر دیتے ہیں، صبر کا مظاہرہ کرنے کے بجائے دوسروں کے سامنے اپنے گھریلو حالات کا رونا لے کر بیٹھ جاتے ہیں، اور ان سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان کی مدد کریں۔ ایسا کرنا کسی طور پر بھی مناسب نہیں، ایسوں کے لیے حضور پیرانِ پیر روشن ضمیر رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ "فقر کو چھپانا زیادہ لائق ومستحسن ہے"[1] کسی بہت بڑے خزانے سے کم نہیں ہے۔

صدق اور قربِ الٰہی کا حصول

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! بحیثیت مسلمان ہم میں سے ہر شخص کی خواہش ہے، کہ اللہ رب العزت ہم سے راضی ہو جائے، ہمیں اس کا قُرب نصیب ہو جائے، ہم اس کے فرمانبردار بندے بن جائیں، لیکن ساتھ ہی ساتھ ہم جھوٹ، چغلی، حسد، وعدہ خلافی، امانت میں خیانت، ناپ تول میں کمی جیسی مُعاشرتی برائیوں اور گناہوں کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، اگر ہم واقعۃً اپنے رب کو راضی کرنا چاہتے

---

(۱) المرجع نفسه، صـ٥٧.

ہیں، تو ان تمام برائیوں اور گناہوں سے نَجات حاصل کرکے، ہمیں ایک اچھا اور باعمل مسلمان بننا ہوگا۔ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ قربِ الٰہی کے حصول کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "سچائی اور راست بازی اختیار کرو، اگر یہ دونوں صفتیں نہ ہوتیں، تو کسی شخص کو بھی قربِ الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا تھا"[1]۔

دعا

اے اللہ! ہمیں سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی سیرتِ طیّبہ کا مطالعہ کرنے، اور ان کی تعلیمات پر عمل کی توفیق مرحمت فرما، ان کے فیضِ روحانی سے ہمیں کامل حصہ عطا فرما، اپنی محبت واطاعت اور ولایت عنایت فرما، بزرگانِ دین کی تعلیمات کی روشنی میں ایک اچھا مسلمان بننے کا جذبہ عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام

---

(١) المرجع السابق، صـ٦١.

فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطافرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتّفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حَسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.